© rasailojaraid.com

کہ یہ تعلیمات انسانی زندگی کیلئے نہایت ضروری ولابدی ہیں میں نے آپؐ کے اخلاق حسنہ کو آپ کے سامنے اپنے حقیر الفاظ میں نہایت ہی اختصار سے پیش کر دیئے ہیں مجھ میں اتنی طاقت اور الفاظ میں اتنی سکت کہاں کہ آپؐ کے تمام اوصاف کا احاطہ کر سکیں کسی شاعر نے خوب کہا ہے ؎

داماں نگہ تنگ و گلِ حسنِ تو بسیار ✤ گل چین تو از تنگیِ داماں، گلہ دارد

تاہم اگر ہم ان چند اخلاق حمیدہ ہی کو اپنا لائحہ عمل بنالیں تو انشاء اللہ ہماری دنیاوی و اُخروی زندگی نہایت احسن طریقہ پر گذر سکتی ہے اور ہمیں ہر قسم کی ترقی عزت و سطوت حاصل ہو سکتی ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی سرخرو ہو سکتے ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اور عام مسلمان مرد اور عورتوں کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم آپ کے طرز عمل اور آپ کی جمیع تعلیمات کو پیش نظر رکھیں اور اپنی زندگی کا ہر لمحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی روشنی میں گذاریں آمین ثم آمین

جشن بخاری شریف

دار الحدیث رحمانیہ دہلی کے طلبہ جب قرآن مجید کا ترجمہ یا کوئی حدیث کی کتاب ختم کرتے ہیں تو اس کی خوشی میں جشن کرتے ہیں۔ اس سال بھی یہ سلسلہ رہا۔ یہاں تک کہ ۲۴ جمادی الاخری ۱۳۵۹ھ مطابق ۳۱ جولائی ۱۹۴۰ء بروز بدھ کو مدرسہ کی طرف سے بخاری شریف کے ختم کا جشن ہوا جسمیں حضرت مہتمم صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ تمام مدرسین و طلبہ حضرت شیخ الحدیث کی درسگاہ میں جمع ہو گئے۔ آپ نے احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اصح ترین مجموعہ کے آخری باب کے متعلق محدثانہ انداز میں ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پر کتاب ختم ہوئی کہ دو کلمے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت محبوب ہیں، یہ دونوں کلمے زبان پر ادا کرنے میں تو بہت ہلکے پھلکے ہیں، مگر قیامت کے دن جب انسانوں کے اعمال اور اقوال تولے جائیں گے تو یہ دونوں کلمے بہت بھاری ثابت ہوں گے، یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ کتاب ختم ہو جانے کے بعد مسلمانوں کی فلاح و بہبود اور مدرسہ کے مرحوم اور موجود مہتممین کیلئے دعا کی گئی۔ اس کے بعد مدرسہ کی طرف سے تمام حاضرین کی قلاقند (دہلی کی مشہور مٹھائی) سے تواضع کی گئی، جو خاص طور پر اسی موقع کے لئے کافی مقداریں تیار کرائی گئی تھی۔

اَللّٰھُمَّ عَلِّمْنَا مَا یَنْفَعُنَا وَانْفَعْنَا بِمَا عَلَّمْتَنَا ✤

ایک افسوسناک حادثہ

ہمدردان مدرسہ رحمانیہ کے حلقہ میں یہ خبر بڑے رنج والم کے ساتھ سنی جائیگی کہ مدرسہ کے ایک ہونہار اور لائق فرزند مولوی عبد الغنی امرتسری نے ۲۳ جمادی الاخری ۱۳۵۹ھ مطابق ۳۰ جولائی ۱۹۴۰ء کو رات کے دس بجے اپنے وطن ترشاران ضلع امرتسر میں داعی اجل کو لبیک کہا، اور اپنی جان اس کے مالک کے حوالہ کر دی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم تیسری جماعت سے اس مدرسہ میں تعلیم حاصل کر رہے تھے اور اب ان کا یہ آخری سال تھا ایک مہینہ کے بعد ان کی دستار بندی ہونیوالی تھی، لیکن واحسرتا! کہ یہ آرزو پوری نہ ہوئی۔ آپ اردو عربی دونوں زبانوں میں نہایت روانی اور جوش سے تقریر کرتے تھے۔ مناظرہ کا بھی نہایت بہترین ملکہ تھا۔ امید تھی کہ گلشن رحمانیہ کا یہ نونہال بڑا ہو کر آگے چلکر مثمر بار آور ثابت ہوگا۔ لیکن افسوس کہ مرضیٔ الٰہی کچھ اور تھی۔

ہماری درخواست ہے کہ آپ لوگ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اور ان کے پسماندگان خصوصاً ان کے بوڑھے والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

© rasailojaraid.com